جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (25)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، کراچی

مضامین:

☆ قراءت بھولنے پر سجدۂ سہو کب واجب ہوگا؟ ☆ جادو گناہ کبیرہ ہے، اثر سے بچاؤ کی تدبیر

☆ عصر کی نماز میں غروبِ شمس تک تاخیر حرام ہے

☆ سجدۂ سہو کرنے کے بعد دوبارہ سہو ہو جانا

☆ تراویح اور برکت کے لیے ختم قرآن پر اجرت ☆ بھائی کی سوتیلی بیٹی سے نکاح کا حکم

☆ شرکیہ عبارات، جعلی لیٹر پیڈ، اسناد میں ردوبدل کرنا

☆ کوئی چیز ہاتھوں پر لگ کر جم جائے تو غسل ووضو کا حکم

☆ مسجد الحرام میں نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم

☆ حرم شریف میں عورتوں کا مردوں کے برابر کھڑا ہونا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قراءت بھولنے پر سجدۂ سہو کب واجب ہوگا؟

سوال: اگر قراءت میں کوئی لفظ بھول جائے یا غلط پڑھ جائے، یاد آنے پر پیچھے سے لوٹا بھی دے تو کیا اس طرح کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا؟ (بنتِ عبداللہ۔ساہیوال)

جواب: اس صورت میں سجدۂ سہو واجب نہیں، تاہم قراءت بھول کر اتنی دیر سوچنے لگا کہ تین بار ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہنے کی بقدر تاخیر ہوگئی، یعنی اتنی دیر تک قراءت شروع کیے بغیر خاموش کھڑا رہا تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔

امام کو نماز کے بعد علم ہوا کہ وضو ٹوٹ گیا تھا، کیا مقتدیوں کو اطلاع دینا ضروری ہے؟

سوال: میں ظہر کی امامت کروا رہا تھا کہ وضو ٹوٹ گیا، نماز میں مجھے محسوس ہوا کہ آگے سے کوئی چیز خارج ہوئی ہے لیکن یقین نہیں تھا، نماز سے فراغت کے بعد گھر آکر دیکھا تو کپڑے پر چھوٹا سا پانی نما داغ تھا، مہربانی فرما کر اس مسئلہ کا حل بتا دیں۔ ذہنی طور پر بہت دباؤ ہے جس کی وجہ سے میں نے امامت کروانا بھی چھوڑ رکھی ہے یعنی ضمیر نہیں چاہتا کہ امامت کرواؤں، میں اپنے نمازیوں کو یہ بات کسی قیمت پر نہیں بتا سکتا (کیونکہ وہ یقیناً تضحیک کریں گے)۔ اگر ان کے حصے کی نماز پڑھنی ہو تو وہ میں ایک ایک کر کے قضا پڑھ سکتا ہوں؟ بہت پریشان ہوں۔ (ایک سائل)

جواب: اگر آپ نے اس نماز سے پہلے پانی سے استنجاء کیا ہو اور یہ غالب گمان نہ ہو کہ یہ قطرہ پیشاب یا مذی وغیرہ ہی کا تھا یعنی یہ احتمال ہو کہ یہ استنجا کے پانی کا ہی اثر ہے تو اس صورت میں نہ آپ پر نماز کا اعادہ لازم ہے نہ مقتدیوں پر، البتہ اگر پہلے استنجا نہ کیا ہو یا غالب خیال یہ ہو کہ یہ پیشاب یا مذی ہی کا قطرہ نکلا تھا

تو اس صورت میں آپ شرم وحیا کو دینی مسائل میں حائل نہ بنائیں اور مقتدیوں کو صرف اتنا بتا دیں کہ فلاں وقت کی نماز دوبارہ پڑھیں، آگے ناپاکی کی تفصیلات بیان کرنا ضروری نہیں۔ یہ آپ کا محض وہم ہے کہ لوگ مذاق اڑائیں گے، البتہ اگر ان سے قوی اندیشہ ہو کہ وہ آپ کا مذاق و تمسخر اڑائیں گے جو آپ کے لیے نا قابل تحمل ہوگا تو ایسی صورت میں آپ فقہ حنفی کے اس کمزور قول پر عمل کر سکتے ہیں جو مجمع الفتاویٰ ، زاہدی، حاوی وغیرہ میں ہے، امام ابو یوسف کے قول سے بھی اس طرف اشارہ ملتا ہے، وہ یہ کہ ایسی صورت میں صرف امام اعادۂ نماز کرلے، مقتدیوں نے چونکہ لاعلمی میں نماز پڑھی ہے، لہٰذا ان کی نمازیں اپنی جگہ صحیح ہوگئیں اور امام نے بھی عمداً یہ کام نہیں کیا، لہٰذا اس کا بھی اس میں قصور نہیں، اس مجبوری کے پیش نظر اس ضعیف قول کی بناء پر امام اگر مقتدیوں کو نہ بتائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔

جادو گناہ کبیرہ ہے، اثر سے بچاؤ کی تدبیر:

سوال: میرے گھر میں جادو بہت ہے، جادو کرنے والا کوئی اور نہیں میری اپنی ماں ہے، میں نے بہت کوشش کی مگر ماں میری بات نہیں مانتی، اب میں کیا کروں؟ آپ میری مدد کریں، قرآن کریم اور احادیث شریف کی مدد سے مجھے کوئی وظیفہ بتا دیں، آپ کا بہت احسان ہوگا، والدہ کی غیبت کرنا گناہ ہے مگر آپ اس کا جواب دیں، یہ میرا مسئلہ نہیں ہے بلکہ سارے گھر کا مسئلہ ہے۔ (ایک سائل)

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جادو کے مرتکب افراد کا قیامت کے دن (اللہ کی رحمت، ثواب اور نعمتوں میں) ذرہ برابر بھی حصہ نہ ہوگا، چنانچہ اگر آپ نے اپنی والدہ سے متعلق جو حالات بیان کیے وہ درست ہیں تو ہماری آپ کی والدہ کو نصیحت ہے کہ وہ فوراً اس کبیرہ گناہ سے باز آجائیں اور خود کو دنیا و آخرت دونوں جہانوں کی بربادی وتباہی سے بچائیں۔ آپ حضرات کو چاہیے کہ والدہ کو اس ملعون عمل کی وعیدیں سنا سنا کر سمجھانے کی کوشش جاری رکھیں، نیز جادو کے توڑ کے لیے سورۃ الفلق وسورۃ الناس کی

تلاوت کا گھر میں زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں، نیز رات کو سوتے وقت گھر کے تمام افراد تین تین بار ان سورتوں کو پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک ماریں اور ہاتھ تمام جسم پر پھیر لیں۔

عصر کی نماز میں غروبِ شمس تک تاخیر حرام ہے:

سوال: ہمارے فقہ حنفی میں عصر کی نماز غروبِ آفتاب سے دس یا پندرہ منٹ پہلے تک ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: غروبِ آفتاب سے تقریباً پندرہ بیس منٹ پہلے تک عصر کی نماز پڑھ لینا واجب ہے اور عصر کی نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہو جائے، حرام ہے، البتہ اگر کسی نے تاخیر کر دی تو تاخیر کا گناہ تو ہوگا مگر نماز کو مزید مؤخر کر کے قضاء کر دینا جائز نہ ہوگا، لہٰذا قضاء ہونے سے بچانے کے لیے سورج مکمل ڈوبنے سے پہلے پہلے اس دن کی عصر کی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

سجدۂ سہو کرنے کے بعد دوبارہ سہو ہو جانا:

سوال: سجدہ سہو میں اگر کسی سے سہو ہو جائے، مثلاً التحیات کے بجائے فاتحہ پڑھنا شروع کر دے تو کیا کرے؟ دوسرا سجدہ سہو کرے گا یا نہیں کرے گا؟ (ایک سائل۔ چارسدہ)

جواب: ایک نماز میں دو مرتبہ سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، لہٰذا سجدہ سہو کے دوران اگر سہو ہو جائے تو جو سجدہ کر چکا ہے وہی کافی ہے، دوبارہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تراویح اور برکت کے لیے ختم قرآن پر اجرت:

سوال:1) تراویح میں ختم قرآن مجید پر قاری صاحب کو کچھ دینا یعنی رقم یا کپڑے وغیرہ ناجائز ہے، تو اگر قاری صاحب کو کوئی چیز بنیتِ زکوٰۃ دے تو کیا حکم ہے؟ اگر تراویح میں قاری صاحب کے منع کرنے کے باوجود اہل محلّہ کوئی چیز یا رقم دیں تو اس کا کیا حکم ہے اور اس کو کہاں خرچ کیا جائے؟

2) تکلیف، بیماری یا پریشانی میں عموماً لوگ مدرسہ کے طلباء کو گھر لے جا کر قرآن شریف کا ختم کرواتے ہیں، یہ طریقہ جائز ہے یا ناجائز اور طلباء کو وہاں طعام کھانا یا بغیر طے شدہ کچھ رقم دینا یا لینا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر مدرسہ کا طالب علم غریب ہو اور قرآن شریف یا سورۂ یٰسین کے ختم کے بعد گھر والے اس کو کچھ رقم دیں تو غریب ہونے کی وجہ سے یہ لینا جائز ہے یا ناجائز اور اگر ناجائز ہے تو اس رقم کا کیا کرے؟ گھر پر طلباء کو لا کر ختم کروانا چاہیے یا پارہ، آدھا پارہ خود تلاوت کرنا روزانہ بہتر ہے؟ بابرکت کون سا طریقہ ہے؟ (ایک سائل۔ ضلع دیر)

جواب: 1) تراویح کی اجرت خواہ کسی بھی عنوان سے ہو ناجائز اور حرام ہے، جس کی تفصیل متعدد بار شائع ہو چکی ہے، زکوٰۃ دینی ہو تو ختم قرآن کے علاوہ کسی بھی موقع پر دی جا سکتی ہے، لہٰذا اس موقع پر بنیتِ زکوٰۃ رقم دینا بھی جائز نہیں۔

2) بیماری، پریشانی وغیرہ کے دفعیہ یا گھر، دکان وغیرہ میں برکت کے لیے جو قرآنی خوانی کی جاتی ہے وہ چونکہ عبادت نہیں بلکہ رقیہ (دَم یعنی جھاڑ پھونک) کی ایک صورت ہے جو درحقیقت علاج کا ایک طریقہ ہے، لہٰذا اس کا انعقاد اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے مگر ہمارے خیال میں علم دین کے حامل طلبہ کا یوں گھروں اور دکانوں پر جا جا کر قرآن خوانی کرنا مناسب نہیں، ان کی شان اور منصب کے خلاف ہے، لہٰذا کرائے پر لوگوں کو بلانے کے بجائے کاروبار شروع کرنے والے اور گھر کے افراد خود جتنی تلاوت بآسانی ممکن ہو کر لیا کریں۔ تھوڑی بہت تلاوت جتنی بآسانی ممکن ہو اس کا اہتمام کیا جائے، اس تھوڑے عمل سے جو اخلاص اور ریا و نمود سے پاک ہوگا ان شاء اللہ زیادہ برکت ہوگی، نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ پریشانیوں سے بچنے اور گھر، دکان اور مال میں برکت کا اصل سبب تقویٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنا ہے، گھروں میں جاندار کی تصاویر لٹکانا، کاروبار میں دھوکہ اور جھوٹ وغیرہ سے جو بے برکتی اور قرآن کے حکم کی مخالفت سے جو نحوست پیدا ہوتی ہے، مروّجہ طرز پر ہزار قرآن خوانیاں بھی اس بے برکتی کو

دور نہیں کر سکتیں۔

بھائی کی سوتیلی بیٹی سے نکاح کا حکم:

سوال: ایک عورت جس کے پہلے شوہر سے اس کی ایک لڑکی ہے۔اب اس بیوہ عورت سے ایک شخص شادی کرنا چاہتا ہے اور اس کی لڑکی جو کہ پہلے شوہر سے ہے اس کے ساتھ اس کا دوسرا چھوٹا بھائی شادی کرنا چاہتا ہے۔کیا ایسا کرنا شریعت کی رو سے درست ہے؟ کیا ماں اور بیٹی دو سگے بھائیوں کے نکاح میں بیک وقت آسکتی ہیں؟ (ایک سائل۔ایبٹ آباد)

جواب: جائز ہے۔

شرکیہ عبارات،جعلی لیٹر پیڈ،اسناد میں ردو بدل کرنا:

سوال: میرا ذریعۂ آمدنی کمپیوٹر کمپوزنگ اور ڈیزائننگ ہے۔کام کی نوعیت یہ ہے کہ بعض اوقات شرکیہ عبارات سے متعلق پمفلٹ، اسٹیکرز، لیٹر پیڈ وغیرہ یا بینک سے سودی قرضہ کے حصول کے لئے اگریمنٹ یا اس قسم کی دیگر دستاویز، اسناد میں ردو بدل،جعلی سٹرٹیفکیٹ،جعلی لیٹر پیڈ وغیرہ کے لئے گاہک آتے ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمہیں اپنی محنت کا معاوضہ لینا ہے تم اسناد میں ردوبدل کر دو، اس سے کسی غریب کا بھلا ہو جائے گا لیکن میں احتیاطاً اس قسم کے کام نہیں کرتا۔میرا خیال ہے کہ کمپیوٹر کے اس شعبہ سے منسلک اکثر افراد اس مسئلہ سے عدم واقفیت کی بناء پر اپنی حلال کمائی میں حرام شامل کر رہے ہیں۔ (حامد علی۔موسیٰ کالونی)

جواب: شرکیہ پمفلٹ یا اسٹیکرز وغیرہ لکھنے میں شرک کی ترویج میں تعاون کا گناہ ہے،اسی طرح سود کے حصول کے لئے دستاویز تیار کرنے میں سودی لین دین میں تعاون کا گناہ ہے اور جعلی سٹرٹیفکیٹ بنانے، اسناد میں ردوبدل کرنے میں جھوٹ اور دھوکہ دہی میں تعاون کا گناہ ہے،اس لئے یہ کام انجام دینا اور

اجرت حاصل کرنا مکروہِ تحریمی اور ناجائز ہے،اس سے اجتناب لازم ہے۔

کوئی چیز ہاتھوں پر لگ کر جم جائے تو غسل و وضو کا حکم:

سوال:1) ایک آدمی رنگ و روغن کا کام کرتا ہے،اس کے ہاتھوں پر کام کے دوران رنگ و روغن جم جاتا ہے تو کیا وہ ہاتھوں سے رنگ و روغن اتارے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے؟ جب کہ ہاتھوں پر لگا ہوا رنگ بڑی مشکل سے صاف ہوتا ہے۔

2) اسی طرح اگر ہاتھوں پر ایلفی ،صمد بونڈ یا میجک وغیرہ لگ جائے جن سے چیزوں کو جوڑا جاتا ہے تو کیا اس طرح وضو ہو جاتا ہے؟

3) مندرجہ بالا چیزوں کی کتنی مقدار بدن پر لگی ہو تو معاف ہے؟ (رضوان اللہ۔لاہور)

جواب:1) جس رنگ کی تہہ جمتی ہو اسے زائل کئے بغیر وضو اور غسل صحیح نہیں۔

2) اس کا بھی یہی حکم ہے۔

3) اس میں مقدار کی کوئی تعیین نہیں،اگر ایک بال کے برابر ہو تب بھی وضو اور غسل نہیں ہوگا،البتہ جس رنگ کی تہہ نہیں جمتی جیسا کہ کپڑوں کا رنگ روشنائی وغیرہ تو اسے زائل کرنا ضروری نہیں۔

مسجد الحرام میں نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم:

سوال:اگر حرم میں بہت رش ہو،تو کیا نمازی کے آگے سے گزرا جا سکتا ہے؟ نیز حرم میں دروازے سے باہر کیسے نکلا جائے کہ بیت اللہ کی طرف پشت نہ ہو؟

جواب:مسجدِ حرام میں طواف کرنے والے کو نمازی کے سجدے کی جگہ کے آگے سے اور دوسرے افراد کو نمازی کے مقام سے دو صفوں کی جگہ چھوڑ کر گزرنا جائز ہے،اسی طرح باہر نکلتے وقت بیت اللہ کی طرف پشت کرنے میں کوئی حرج نہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجدِ حرام میں بیت اللہ کی طرف پشت کر

کے بیٹھنا ثابت ہے۔

حرم شریف میں عورتوں کا مردوں کے برابر کھڑا ہونا:

سوال: حرم میں جب جماعت کھڑی ہونے والی ہو اور عورتوں میں جگہ نہ مل رہی ہو تو کیا ایسی خاتون کی مردوں کے آگے، دائیں یا بائیں نماز کی ادائیگی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: امام اگر عورتوں کی امامت کی نیت نہ کرے تو حنفی مسلک کے مطابق وہ خواتین جو دوسری خواتین سے ہٹ کر مردوں کے برابر یا ان سے آگے کھڑی ہوتی ہیں، ان کی نماز نہیں ہوتی اور ائمہ حرمین کے ہاں چونکہ صحتِ نماز کے لئے عورتوں کی امامت کی نیت کرنا ضروری نہیں، اس لئے اس کا قوی امکان ہے کہ وہ نیت نہ کرتے ہوں۔ ایسی صورت میں ایسی خواتین کی نماز ہی نہ ہوگی۔ نیز عورتوں کے لئے شرعاً جماعت کی نماز (خواہ حرم یا مسجدِ نبوی میں ہی کیوں نہ ہو) کی نسبت تنہا اپنی قیام گاہ پر نماز ازروئے حدیث افضل ہے۔ لہٰذا خواتین کو عام حالات میں بھی اپنی قیام گاہ پر ہی بغیر جماعت کے نماز پڑھنا چاہیے، البتہ اگر کبھی حرم ہی میں نماز کا وقت ہو جائے اور قیام گاہ تک پہنچنے میں نماز قضا ہونے یا مکروہ وقت داخل ہونے کا اندیشہ ہو، تو مردوں سے الگ خواتین کے لئے مختص جگہ ہی میں نماز پڑھنے کا اہتمام کریں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]